بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۲ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش | ۲۱ رجب ۱۳۶۴ھ | ۲ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۵۳

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ وفا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کل صبح ۱۰ بجے معہ اہل بیت وخدام ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ کل چھ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوگئی تھی۔ کہ حضور بخیرو عافیت پہنچ گئے ہیں۔ اور آج ایک بجے دوپہر بذریعہ فون معلوم ہوا ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ باقی اہل قافلہ بھی خیریت و عافیت سے ہیں حضور کے ہمراہ علاوہ اہل بیت کے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد پرائیویٹ سیکرٹری معہ عملہ بھی تشریف لے گئے ہیں۔

فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے ۳۰ جون کو دعا کے لئے پیش ہونے والی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور آج کی ڈاک سے ارسال کردی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو دو تین روز سے پیشاب میں سوزش کی سخت تکلیف ہے۔ اجاب دعائے صحت کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۱ رجب ۱۳۶۴ھ

گنج مغلپورہ کے احمدیہ جلسہ کے متعلق صریح غلط بیانی

(از ایڈیٹر)

جن لوگوں کے پیش نظر کوئی ایسا عین مقصد نہ ہو۔ جو ہر وقت ان کی توجہ اپنی طرف کھینچے رکھے۔ اور جس کی تکمیل کے لئے انہیں دن رات فکر لگی رہے۔ ان کا کام آپس میں لڑنا جھگڑنا اور بے مقصد باتوں میں وقت ضائع کرنا ہوتا ہے۔ افسوس کہ اس وقت جب کہ مسلمانوں پر مذہبی اور سیاسی دونوں لحاظ سے سخت نازک وقت آیا ہوا ہے۔ عام طور پر مسلمان آپس کے لڑائی جھگڑوں میں بڑی سرگرمی سے معروف ہیں۔ اور بے فائدہ باتوں میں وقت ضائع کرکے عاقبت نااندیشی کا ثبوت پیش کررہے ہیں۔

ان ایام میں ایک طرف تو آریہ کئی سال کی تیاریوں کے بعد اب پھر یوپی کے علاقہ میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نو مسلموں کو ارتداد کے گڑھے میں گرانے کا کام شروع کررہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندوستان کی سیاسیات میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ یعنی ہندوستان کی حکومت کا کاروبار پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آنے والا ہے۔ اور برادران وطن اس کے لئے پورے انتظام اور پوری ہوشمندی کے ساتھ جدوجہد کررہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو دیکھئے کہ وہ کن اشغال میں مشغول ہیں۔

امرتسر کے متعلق اخبار "اہلحدیث" نے اپنے تازہ پرچہ میں لکھا ہے۔

"اہلحدیث حنفی بریلوی۔ اور حنفی دیوبندی تینوں گروہ آپس میں زور آزمائی کررہے ہیں۔ یعنی اہلحدیث افراد اور بریلوی اصحاب کا مباحثہ ہوا جو تین روز تک تقریری ہوتا رہا۔ مضمون مباحثہ اول علم غیب رسول علیہ السلام دوم حاضر و ناظر رسول علیہ السلام سوم سفر بہنیت زیارت روضہ طاہرہ۔ مباحثہ سننے والوں کا بیان ہے۔ کہ فریقین کی سخت کلامی اور بے معنی طعن و تشنیع کی وجہ سے اس گفتگو کو مباحثہ نہیں کہنا چاہیئے بلکہ شاتمہ کہنا چاہیئے۔ ہمیں جو روایت متواترہ پہونچی ہے اس کی بناء پر ہم خدا لگتی کہہ سکتے ہیں۔ اس میں دونوں فریق قصوروار ہیں۔ ایسے مباحثوں سے مذہب ترقی نہیں کرتا بلکہ بدنام ہوتا ہے اس کے بعد حضرات دیوبندی تقریریں کررہے ہیں۔ اور سنا ہے کہ اور بھی کرینگے۔ ایسا ہی اہلحدیث جماعت بھی تبلیغی جلسے کرنے کے متعلق سوچ رہی ہے۔ غالباً اسی ماہ میں یہ سب کام ہوجائیگا۔ خدا کرے سب کچھ امن وامان سے ہوجائے۔ عدالتوں تک نوبت نہ پہونچے"!

یہ تو امرتسر کا حال ہے۔ لاہور کے متعلق اخبار "زمیندار" (۲۱ جون) لکھتا ہے

"مصری شاہ میں آج کل مولویوں کے دنگل ہورہے ہیں۔ ایک دوسرے کو کافر کہنے کی مہم زوروں پر ہے۔ اور تو اور تحریک رفاقت والوں کو بھی کافر کہا جارہا ہے۔ حالانکہ اس تحریک کے بانی مسلمان ہیں۔ اور تحریک کا مقصد تمام مذہبی اور سیاسی طبقوں کو علمی اور مجلسی طور پر مل بیٹھنے کی تعلیم دینا ہے گویا یہ نیک مقصد بھی کفر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ آج کل مولوی صاحبان خود کن اشغال میں مشغول ہیں۔ اور اپنے پیروؤں سے کیا کام لے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر کچھ لوگ کسی جگہ احمدیوں کے خلاف شور مچائیں۔ اور طرح طرح کی غلط بیانیاں کرنے میں معروف ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہاں قابل افسوس ضرور ہے۔

گنج مغلپورہ کے متعلق ہم ایک گذشتہ پرچہ میں بتا چکے ہیں۔ کہ وہاں کے کچھ لوگ قلیل التعداد احمدیوں کے خلاف جو شور مچا رہے ہیں۔ وہ سراسر بے بنیاد اور غلط بیانیوں سے پُر ہے۔ اور چونکہ شور مچانے والوں کے پیش نظر کوئی اور کام نہیں۔ اس لئے وہ خواہ مخواہ اسے طول دیئے جارہے ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی نئی وجہ گھڑ کر اس شور کو جاری رکھنے کی سعی میں معروف ہیں حال میں انہوں نے یہ غلط بیانی کی ہے۔ کہ

"جلسہ میں مرزائی مقررین نے انتہائی دل آزار اور توہین آمیز لہجہ میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ اسلام اور صحابہ کرامؓ کے خلاف بدزبانی کی گئی جب چند مسلم نوجوانوں نے اللہ اکبر کے نعرے لگا کر مقررین کو تقریر کرنے سے روکنا چاہا۔ تو پولیس کانسٹیبلوں نے کئی نوجوانوں کو گرفتار کرلیا۔ اور انہیں تھانے لے گئی" (شہباز ۳۰ جون)

جماعت احمدیہ کے مقررین کی طرف یہ بات منسوب کرنا کہ ان کی تقریروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی توہین کا شائبہ بھی پایا جاتا تھا۔ اتنا بڑا ظلم ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی شان دنیا میں قائم کرنا اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھتا ہے۔ اور اس کے لئے جانی اور مالی لحاظ سے جو قربانیاں جماعت احمدیہ پیش کررہی ہے۔ اس کی مثال مسلمانوں میں کہیں نہیں مل سکتی۔ پھر جماعت احمدیہ کے مبلغین اور مقررین غیر مسلموں کے ان حملوں کے مقابلہ میں جس طرح ہر وقت سینہ سپر رہتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات پر کئے جاتے ہیں۔ اس کی مثال بھی کہیں اور نظر نہیں آتی۔ ایسی صورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کا الزام احمدی مبلغین پر لگانا اتنا بڑا افترا ہے۔ کہ جسے کوئی ہوشمند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم نہیں کرسکتا۔

پھر اس الزام کی بناء پر شور مچا کر اور بے جا مداخلت کرکے تقریریں بند کرانے کا خود اعتراف کرنے والوں سے ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر ... سے شائع

کہ آج تک انہوں نے کتنے آریوں اور عیسائیوں کی اُن تقریروں میں اس طرح مداخلت کی؟ جن میں کھلم کھلا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے خلاف انتہائی طور پر بد زبانی اور بدگوئی سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر ان لوگوں نے کبھی ایک دفعہ بھی عیسائیوں اور آریوں کی اس قسم کی تقریروں میں مداخلت کرنے اور انہیں روکنے کی جرات نہیں کی تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی کا یہ بھی بہانہ سراسر جھوٹا اور بے بنیاد ہے ان حالات میں عوام کی حالت تو افسوسناک ہے ہی لیکن وہ لوگ جو مولوی کہلا کر انہیں اُلٹے راستے پر چلا رہے ہیں۔ اور اُن کے اخلاق اور عادات بگاڑ رہے ہیں۔ وہ بہت زیادہ مذمت کے قابل ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ

ڈلہوزی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطوط وغیرہ بھیجنے کا پتہ حسب ذیل ہے۔

بیت الفضل۔ پک نک روڈ۔ ڈلہوزی

مسئلہ اجرائے نبوت اور ختم نبوت کی حقیقت

ازروئے مسلمات شیعہ صاحبان

شیعوں نے ۲۹۔ ۳۰ جون اور یکم جولائی کو قادیان میں جلسہ کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف جو سخت کلامی کی۔ اسے حوالہ بجا کرتے ہوئے مہتمم صاحب نشر و اشاعت نے حسب ذیل ہینڈ بل شائع کر کے شیعہ اصحاب میں تقسیم کرایا۔

جماعت احمدیہ قرآن مجید احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان و آئمہ کرام کی روشنی میں علی وجہ البصیرت اس بات کی قائل ہے۔ کہ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بایں معنی خاتم النبیین ہیں کہ آپ پر تمام کمالات نبوت ختم ہیں۔ اب کوئی مرتبہ کمالاتِ روحانیہ کا بجز آپ کی کامل اتباع کے ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا جس طرح صالحیت شہادت اور صدیقیت کا مقام آپ کی کامل اتباع سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح نبوت کا مقام بھی آپ کی اتباع کامل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہمارے اس دعوے کی تائید میں چند ایک دلائل درج ہیں۔

اوّل:۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران رکوع ۴) اے نبیؐ پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ اگر تم خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ خدا تمہیں اپنا محبوب بنا لیگا۔ بھائیو خدا کی محبوبیت کا سب سے اعلےٰ مقام مقام نبوت ہے۔ اور بقول شیعہ صاحبان کے امامت ہے۔ پس اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں مقام نبوت اور امامت حاصل ہونے کا واضح اعلان ہے۔ شیعہ اصحاب کے نزدیک مقام امامت جو نبوت سے بقول ان کے افضل ہے۔ قیامت تک جاری ہے۔ تو مقام نبوت کیونکر بند ہو سکتا ہے۔

دوم:۔ تفسیر صافی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھا ہے۔ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ۔ یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ پس اگر خاتم الاولیاء کے بعد ولی ہونے بند نہیں ہوئے۔ تو خاتم الانبیاء کے بعد نبی ہونے کیونکر بند ہو گئے۔

سوم:۔ حضرت علی شیر خدا باب مدینۃ العلم فرماتے ہیں۔ اَلْخَاتَمُ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحُ لِمَا انْغَلَقَ (نہج البلاغہ ورق ۱۹) یعنی ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گزشتہ انبیاء کے خاتم ہیں۔ اور آئندہ کیلئے اپنی اتباع میں مقام نبوت کو کھولنے والے ہیں۔ م

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۲ جون کا خطبہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۲ جون کا خطبہ الگ چھاپ کر ہر ایک جماعت میں ارسال کیا گیا ہے۔ تا کہ ہر جماعت سکرٹری مال تحریک جدید کا انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع دے۔ اور ہر جماعت کوشش کرے کہ اس کا چندہ تحریک جدید دفتر اول اور دفتر دوم معہ ترجمۃ القرآن کے ۳۱ جولائی تک مرکز میں سو فیصدی وصول ہو جائے کیونکہ وقت بہت کم اور کام بہت زیادہ ہے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

جنگ میں افسر بھرتی ہونیوالے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹنٹ یا اس سے کسی اعلےٰ رینک میں بھرتی ہوتے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔

لہٰذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

م چہارم:۔ شیعہ صاحبان کی معتبر کتاب اکمال الدین کے ص ۳۷۵ پر لکھا ہے۔ فَالْهُدَاةُ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْصِیَاءِ لَا یَجُوْزُ انْقِطَاعُهُمْ مَادَامَ التَّكْلِیْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَازِمًا لِلْعِبَادِ۔ یعنی انبیاء اور اوصیاء کا آنا کبھی منقطع نہیں ہو سکتا۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے بندوں کو مکلف بنایا جاتا رہیگا۔ پس اس واضح حوالہ سے انبیاء اور اوصیاء کا قیامت تک آنا ثابت ہے۔

پنجم۔ شیعہ اصحاب کی معتبر کتاب تفسیر القمی کے ص ۳۳ پر لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کا ایک چلو ہاتھ میں لے کر کہا کہ مِنْكَ اَخْلُقُ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ وَالْاَئِمَّةَ الْمُهْتَدِیْنَ وَالدُّعَاةَ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَتْبَاعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَلَا اُبَالِیْ یعنی میں تجھ سے تا قیامت نبی رسول۔ نیک بندے اور امام پیدا کرتا رہونگا۔ اور اس بارے میں کسی معترض کی پروا نہیں کرونگا۔

ششم:۔ تفسیر القمی کے صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے۔ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ اِلَّا وَیَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا فَیَنْصُرُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی آدم سے لیکر جتنے انبیاء ہو گزرے ہیں۔ وہ سب دنیا میں واپس آئینگے۔ اور حضرت امام مہدیؑ کی مدد فرمائینگے۔ پس تمام انبیاء کا خاتم النبیین کے بعد آنا جائز ہے۔ تو کسی تابع شریعت محمدیہ نبی کا آنا کیوں کر ناجائز ہو گیا؟

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵)

بالآخر ہم مذکورہ بالا دلائل کی بنا پر ہر حق پرست اور صداقت پسند روح سے یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ خود غور فرما کر صداقت قبول کر کے عنداللہ ماجور ہوں ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو! نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قربان ہے

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی محمد عثمان صاحب لکھنؤ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ اور احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی لاہور میں تبدیلی کے متعلق معاملہ پھر زیر غور ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ تبدیلی منظور ہو جائے۔ تاکہ جناب میاں صاحب موصوف مرکز کے فیوض حاصل کر سکیں۔ اور اس کے قریب آجائیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے
غیر مطبوعہ نہایت اہم ارشادات

(۱)

"خدمت اسلام کا جذبہ بے شک اچھا جذبہ ہے۔ لیکن شیطان ہر نیک راہ سے بھی گمراہی کی تعلیم دیا کرتا ہے۔ اس لئے مومن کو نیک سے نیک کام میں بھی دعا اور محاسبہ نفس سے کام لیتے رہنا چاہیئے۔ ایک غلط خیال ہم لوگوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جب ہم نے محنت کر دی۔ تو ہمارا فرض ادا ہو گیا۔ یہ درست ہے کہ انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ لیکن یہ بھی درست ہے۔ کہ اس صداقت پر ایک جھوٹ کی انسانی نفس بنیاد رکھتا ہے۔ یعنی وہ صحیح محنت سے کام نہیں لیتا۔ اور اپنے دل کو تسلی دے لیتا ہے۔ کہ میں نے کام کر دیا۔ نتیجہ میرے اختیار میں نہیں حالانکہ کام تو فضول چیز ہے۔ وہ کام قابل قبول ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ نکلے۔ اور یہ ممکن نہیں کہ انسان محنت کرے۔ اور صحیح محنت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے اچھے انجام سے محروم کر دے۔ پس انسان کو اپنی ذمہ داری کام تک محدود نہیں سمجھنی چاہیئے۔ بلکہ بار آور اور نتیجہ خیز کام کرنا اس کا مقصود ہونا چاہیئے۔ اور اسکے بغیر اسے کسی صورت پر تسلی نہیں پکڑنی چاہیئے۔ باقی صحت نیت بھی و توفیق عمل بھی اور نتیجہ سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس سے التجا اور اس سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔"

(۵؍۳؍۴۴ کو یہ عبارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہاتھ سے شیخ احمد اللہ صاحب کو لکھ کر دی۔ جب آپ ولایت روانہ ہوئے۔)

(۲)

"... اللہ تعالیٰ آپ کا باہر جانا مبارک کرے۔ آپ دین کی خدمت کے لئے جاتے ہیں۔ اور یہ عہد ایک بہت بڑا عہد ہے۔ اس کا پورا ہونا معمولی کام نہیں۔ رات دن نفس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور ہر روز رات کو سونے سے پہلے اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ کیا آج اس نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے کونسا کام کیا ہے۔ ....

تقوےٰ۔ دعا اور نیک نمونہ کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ نیک نمونہ جو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ باتیں اتنا فائدہ نہیں پہونچاتیں۔ زبان جلد سیکھنے کی کوشش کریں۔ رپورٹ کو کام کا اعلیٰ حصہ سمجھیں۔ اور ہرگز ناغہ نہ ہونے دیں۔ ہمت کو بلند رکھیں۔ اور حوصلہ کو وسیع کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔"

(یہ الفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سید شاہ محمد صاحب کی درخواست پر ان کی کاپی پر مورخہ ۱۸/۱۱/۳۶ کو رقم فرمائے۔ جب شاہ صاحب مذکور جاوا کو روانہ ہوئے۔)

(۳)

"..... اللہ تعالیٰ کی محبت سب اصول سے بڑا اصل ہے۔ اسی میں سب برکت اور سب خیر جمع ہے۔ جو سچی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کرے۔ وہ کبھی ناکام نہیں رہتا اور کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔

نمازوں کو دل لگا کر پڑھنا اور باقاعدگی سے پڑھنا۔ ذکر الٰہی۔ روزہ۔ مراقبہ یعنی اپنے نفس کی حالت کا مطالعہ کرتے رہنا۔ سونا کم کھانا کم۔ دین کے معاملات میں ہنسی نہ کرنا نہ سننا۔ مخلوق خدا کی خدمت۔ نظام کا ادب احترام اور اس سے ایسی وابستگی کہ جہاں جائے اس میں کمی نہ آئے۔ اسلام کے اعلیٰ اصول ہیں۔

قرآن کریم کا غور سے مطالعہ علم کو بڑھاتا ہے۔ اور دل کو پاک کرتا ہے۔ اور دماغ کو نور بخشتا ہے۔

سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ ضروری ہے۔

خدا کے رسول اور مسیح موعود اس کے خادم کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کا ہی جزو ہے نہ محمد جیسا کوئی نبی گذرا نہ مسیح موعود جیسا نائب صلی اللہ علیہما وسلم

تقویٰ اللہ ایک اہم شے ہے۔ مگر بہت لوگ اس کے مضمون کو نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔

سلسلہ کے مفاد کو ہر دم سامنے رکھنا بلند نظر رکھنا۔ مغلوبیت سے انکار اور غلبۂ اسلام اور احمدیت کے لئے کوشش ہماری زندگی کا نصب العین ہونے چاہئیں۔"

(یہ تحریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۱/۹/۴۲ کو چودھری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی کو لکھ دی۔ جبکہ چودھری صاحب چین کو روانہ ہوئے۔)

(۴)

اللہ تعالیٰ پر توکل اور اخلاص اس کے بعد قوت عمل اور دنیا وی لالچ اور خوف سے اجتناب کام کو بابرکت اور زندگی کو کامیاب بناتا ہے۔ بشرطیکہ ساتھ عجز و انکسار سے دعا شامل ہو۔

(یہ تحریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شیخ نور احمد صاحب منیر اور مولوی نور الحق صاحب انور کو کاپی پر لکھ کر عنایت کی۔ جب دونوں صاحبان مسقط کو روانہ ہوئے)

عبدالمجید آصف

جذباتِ دلی

ابھی مولوی جی یاں ادھر آئیے گا
ذرا میری اک بات سن جایئے گا

فلک پر ہو عیسیٰ تو زندہ مجسم
محمدؐ کو مدفون بتلایئے گا

مہ و مہر پر خاک اڑانے سے حاصل؟
یہ کیا دین و ایماں ہے شرمایئے گا

امارت بناتے ہو ڈھاتے ہو خود ہی
ابھی بت تراشی نہ فرمایئے گا

تنزل تو اقوام میں ہے مقدر
ترقی کا مسلک نہ چھڑوایئے گا

جو یہ ہے کہ مامور ہو کر خدا سے
جب آئے تو فرماں بجا لایئے گا

یہی سیدھا رستہ ہے جس پر چلو گے
تو فوز و فلاح و اماں پایئے گا

یہ غیروں سے باتیں تو ہوتی رہیں گی
کچھ اپنی بھی اکمل سنا جایئے گا

مرے پیارے ساقی ادھر بھی نظر ہو
وہ مے مہربانی سے پلوایئے گا

کہ پیتے ہی ہو جائیں روشن یہ آنکھیں
حضورِ مسیحا میں پہنچایئے گا

تڑپتا ہے مدت سے دل دیکھنے کو
کسی روز ان سے تو ملوایئے گا

ادھر حسنِ اجمل ادھر شوقِ اکمل
ملاقات کی [illegible] گا

فنا و بقا کے منازل [illegible] طے ہوں
مقاماتِ محمود دکھلایئے گا

بروزی و ظلی مجاز و حقیقت
یہ الجھی ہوئی لٹ بھی سلجھایئے گا

کئی ابتلاؤں میں جانِ وفا ہے
مجھے مخلصی ان سے دلوایئے گا

پریشاں طبیعت ہے عزلت گزیں ہوں
پھر اللہ والوں میں پہنچایئے گا

اکیلا پڑا ہوں نہ سنگی نہ ساتھی
رفیقِ وفاکیش دلوایئے گا

جو انعام مجھ پر ہیں جاری رہیں سب
بہ پاداشِ عصیاں نہ چھنوایئے گا

گناہوں کی کثرت سے نادم ہوں ہر دم
طفیلِ نبیؐ پاک بخشایئے گا

جفائے زمانہ سے گھبرا گیا ہوں
وفا کا صلہ لطف فرمایئے گا

محبت کا بھوکا محبت کا پیاسا
محبت کا اک جام پلوایئے گا

محبت میں جینا۔ محبت میں مرنا
فضائے محبت میں لے جایئے گا

جہاں اور کچھ بھی نہ ہو جز محبت
وہ منظر شب و روز دکھلایئے گا

محبت خدا ہے نہ اس سے جدا ہے
خدائے محبت سے ملوایئے گا

محبت ہے سرچشمۂ وصل و قربت
مرے سادہ دل کو نہ تڑپایئے گا

یہ دنیا یہ بد عہد و غدار دنیا
ہٹا دو نہ پھر سامنے لایئے گا

جمال فروزاں و شوق فراواں
ملا کر بہشت بریں پایئے گا

الی ربک المنتہیٰ کو تم اکمل
نہ بھولو کبھی ورنہ پچھتایئے گا

اکمل عفا اللہ عنہ

تبلیغ احمدیت کی اہمیت

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (حٰمٓ السجدۃ) - اکثر دیکھا گیا ہے۔ لوگ بازاروں میں بیٹھے گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ جن سے سوائے تضیع اوقات یا عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کے حکم کی خلاف ورزی کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ رؤوف الرحیم خدا فرماتا ہے۔ کہ دعوت الی اللہ یعنی تبلیغ اسلام سب سے اچھا کام ہے۔ خود اعمال صالحہ بجالاؤ اور دوسروں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کرو۔ یہ سب سے بہتر بات ہے۔ اپنے قول اور فعل سے اسلام کی خوبیوں کا اظہار کرنا اور اپنے اردگرد رہنے والوں کو (خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں) نہ صرف ان خوبیوں سے آگاہ کر کے ان کا قائل کرنا بلکہ ان پر عمل کرنے کی دعوت دینا بہترین کام ہے۔ پھر فرمایا۔ نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ یعنی برائی اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور نیکی اپنا۔ لیکن نیک غالب رہتی ہے۔ اگر کوئی بدی ہو اور تم اسے دور کرنا چاہو تو اس کو اچھے طریق سے دور کر دو پھر تم دیکھو گے کہ اگر تم میں اور اُس شخص میں جس سے تم اپنی بات منوانا چاہتے ہو دشمنی بھی ہو گی تو وہ تمہارا بہترین دوست ہو جائیگا۔ پس اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت سے بلایا جائے۔ تو تم میں اور تمہارے دشمنوں میں رشتۂ محبت قائم ہو جائیگا۔

جماعت میں اکثر احباب ایسے ہیں جن پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبیاں واضح ہو چکی ہیں۔ اور وہ ان پر دل وجان سے عمل کرتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو دوسروں کو ان خوبیوں سے آگاہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے یعنی وہ اسلام کی تبلیغ سے قاصر ہیں۔ وہ متقی تو ضرور ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ جو نعمت خدا نے انہیں دی ہے۔ اس سے خود فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن دوسروں کو اس سے محروم رکھتے ہیں۔ اگر وہ خداوند کریم کے فضلوں کے پورے پورے وارث بننا چاہتے ہیں۔ تو چاہیئے کہ وہ دوسروں سے بھی احسان کریں جنہوں نے ان سے کوئی نیکی نہیں کی۔ غیر مذاہب والوں کو اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ دین است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

پھر خداوند کریم کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں۔ ؎

مجھ کو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار

گویا حضور کی زندگی کا مقصد وحید خدمت دین تھا۔ اور حضور کی دلی تمنا یہی تھی۔ کہ دین اسلام ہر چھوٹے بڑے تک پہنچ جائے۔ دین اسلام کو قوت و شوکت نصیب ہو۔ وہ [illegible] سے تر و تازہ ہو۔ اس میں بہار اور رونق آئے۔

دوسرے مذاہب کے عقائد کس قدر عقل وفہم سے باہر ہیں۔ مثال کے طور پر عیسائی کو لے لو اس کے معتقدات ایسے ہیں جن کو عقل دھکے دیتی ہے۔ کفارہ کا مسئلہ کیا ہے؟ یہی کہ اگر زید کے پیٹ میں درد ہو اور بکر اپنا سر پتھر سے پھوڑ لے تو زید کو پیٹ درد سے آرام ہو جائیگا۔ پھر تثلیث کا مسئلہ ہے۔ ایک میں تین اور تین میں ایک کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔ اور کیسا حیران کن معاملہ ہے۔ پھر ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ مگر باوجود اس کے عیسائی دن رات اس مذہب کی اشاعت میں سرگرم ہیں۔ اور طرح طرح کے طریقے کام میں لاتے رہتے ہیں۔ ہر جائز و ناجائز طریق اختیار کر کے بھی اپنے مذہب کی اشاعت کرتے ہیں۔ پھر کمیونزم یا اشتراکیت کے حامی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دنیا سب کی سب ان کی ہم خیال ہو جائے۔ اس کے پیش نظر ان کے کئی اخبار جاری ہیں۔ ہر ملک میں ہر علاقہ میں خفیہ انجمنیں بنائی گئی ہیں جو کمیونزم کا پرچار کرتی ہیں۔ بھلا عیسائی مذہب یا کمیونزم اشتراکیت کا اسلام سے کوئی مقابلہ بھی ہو سکتا ہے؟ اسلام کے عقائد کسی جگہ اس کے ماننے والوں کو شرمندگی نہیں دلا سکتے۔ کیونکہ اسلام فطرت کی صحیح ترجمانی کرنے والا مذہب ہے۔ اور یہی ایک چیز ہے۔ جس کی تمام دنیا کو ضرورت ہے۔ یہی ایک چیز ہے جس کو خدا نے بہترین قرار دیا ہے۔ اور یہی ایک چیز ہے۔ جس سے ہم زیادہ غافل ہیں ہم نے اسلام کو غیروں تک پہنچانے کا حق ادا نہیں کیا۔ انسان کی فطرت میں حق کی تلاش رکھی گئی ہے۔ اگر بَلِّغْ کے حکم پر عمل کیا جائے تو ضرور ہے۔ سعید فطرت رکھنے والے اسلام کی طرف کھچ آئیں۔ یہی وقت ہے کہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے۔ اور اسلام کی برتری تمام مذاہب پر ثابت کی جائے۔ خداوند کریم فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ۔ اے ایمان دارو اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خداوند کریم خود بار بار زور دے رہا ہے۔ کہ تبلیغ کرو۔ لوگوں کو دعوت اسلام دو۔ دین کی حمایت کرو۔ تا خدا تمہاری مدد کرے۔ پس خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا یہ ایک عجیب گر ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے۔ کہ خدا کی مدد اُسے حاصل ہو تو چاہیئے کہ وہ خدا کے دین کی حمایت اور امداد میں مشغول ہو جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اے جماعتِ مخلصین خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس وقت ہمیں تمام قوموں کے ساتھ مقابلہ درپیش ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ اگر ہم ہمت نہ ہاریں اور اپنے سارے دل اور سارے زور اور ساری توجہ سے خدمت اسلام میں مشغول ہوں۔ تو فتح ہماری ہو گی۔ سو جہاں تک ممکن ہو اس کام کے لئے کوشش کرو..... اور چونکہ یہ تمام کاروبار چندہ پر موقوف ہے۔ اس لئے اس بات کو پہلے سوچ لینا چاہیئے کہ اس قدر اپنی طرف سے چندہ مقرر کریں۔ جو بسہولت ماہ بماہ پہنچ سکے۔ اے مردانِ دین کوشش کرو کہ یہ کوشش کا وقت ہے۔ اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ کہ یہ جوش دکھانے کے دن ہیں۔ اب تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی آسمان سے جزاکم اللہ کہیں۔ اس سے مت غمگین ہو کہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں۔"

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں اس زمانے کا بڑا جہاد یہی ہے کہ دین کی خدمت جان اور مال سے کی جائے۔

ملک فضل کریم خان بی۔ اے
محمد نگر۔ لاہور

چندہ تعلیم الاسلام کالج قادیان

احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تحریک بخوبی یاد ہو گی۔ جو حضور نے گزشتہ سال تعلیم الاسلام کالج کے لئے دو لاکھ روپے فراہم کئے جانے کے متعلق نہایت پُر زور الفاظ میں فرمائی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک بہت سی جماعتوں اور افراد نے اس کے متعلق اپنی ذمہ داری کو کماحقہ محسوس نہیں کیا۔ کیونکہ ابھی تک اس تحریک کے وعدے بھی دو لاکھ تک نہیں پہنچے۔ اور جو وعدے آ چکے ہیں۔ ان کی وصولی بھی بہت سی باقی ہے۔ چنانچہ اس وقت تک وعدوں کا میزان ۱۹۱۵۳/۰ روپے ہے۔ جس میں سے ۱۱۸۳۲۳/۰ روپے وصول ہوئے ہیں۔ لہٰذا احباب کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بہت جلد اپنے وعدوں اور وصولی کی کمی اور کوتاہی کی تلافی کر کے اپنی ذمہ داری کے احساس اور وعدہ ایفائی کا اپنے عمل سے ثبوت دینا چاہیئے۔

ناظر بیت المال

ضروری اعلان

جن احباب نے ۱۹۴۴ء میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔ ان کی سند جناب رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے جامعہ احمدیہ میں آ گئی ہیں۔ وہ اپنی اپنی سند دفتر جامعہ احمدیہ میں خود آ کر حاصل کریں۔ یا اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں اور ڈاک کا تمام خرچ بھی ارسال فرمائیں تا کہ ان کی سند ان کو رجسٹری کرا کر بھجوا دی جائے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ

سیرالیون احمدیہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ

مغربی افریقہ میں احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں اور انکے شاندار نتائج

(۳)

حلفیہ عہد

ہمارے مجاہدین مغربی افریقہ میں جہاں جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے سرگرم جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والے اصحاب کی تربیت اور انہیں اسلامی رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش بھی کرتے رہتے ہیں۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون احمدیہ مشن لکھتے ہیں۔ اس علاقہ میں مذموم تہذیب کے زیر اثر ہر جگہ اور ہر قسم کے معاملات میں جھوٹ اور غلط بیانی کو جائز سمجھا جاتا ہے۔ اور اس ملک میں اس مہلک بدی کے ارتکاب کا بہت رواج ہے۔ اس کے انسداد کے لئے نیز احباب جماعت میں تبلیغی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے مولوی صاحب نے احمدی جماعتوں میں دو تحریکیں خاص طور پر شروع کر رکھی ہیں۔ جن کے متعلق تمام احمدیوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان میں حصہ لیں۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ مسجد میں بیٹھ کر تمام احمدیوں کے سامنے پختہ عہد کیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کو گواہ رکھ کر قسم کھائی جائے۔ کہ جب تک اس کی جان میں جان ہے۔ اور ہوش وحواس قائم ہیں۔ وہ ہرگز کبھی جھوٹ نہیں بولیگا۔ اور دوسرے یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ہمیشہ کے لئے ارادہ کرتا ہے۔ کہ ہر سال ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کیا کرے گا۔ اور سوائے کسی خاص وجہ اور معقول عذر کے وہ مبلغ انچارج کے حکم اور پروگرام کے مطابق جہاں بھی اسے بھیجا جائیگا۔ بلا حیل وحجت جائیگا۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ اس کے مطابق اس وقت تک بیس مخلص احمدی عہد کر چکے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ وہ اس عہد کو پوری طرح نبھائینگے۔ یہ بھی امید ہے۔ کہ اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جائیگا۔

تبلیغی دورے

مولوی صاحب مکرم لکھتے ہیں۔ باوجود مرکز میں بے حد مصروفیت کے بعض خاص امور کے مدنظر ہم دونوں بذریعہ ریل قریبًا ساٹھ میل کا سفر کرتے ہوئے بلاما اور باجی ہو گئے۔ اور وہاں چند دن ٹھیرے۔ صبح شام لیکچر دینے کے علاوہ وہاں کے احمدی چیف اور ان کے بھائی کو اسلامی مسائل سمجھاتے رہے۔ ایک ہفتہ قیام کے بعد واپس آگئے۔ اس کے چند دن بعد مولوی صاحب کچھ عرصہ کے لئے مگبورکا سکول اور مشن کا معاینہ کرنے کے لئے گئے۔ اور تعلیمی حالت دیکھ کر استادوں کو ضروری ہدایات دیں۔ مسجد میں چند لیکچر دینے کے علاوہ پرائیویٹ طور پر بھی تبلیغ کی۔ اور احمدی احباب نے مسجد احمدیہ بو کے لئے اڑھائی پونڈ چندہ دیا۔

ایک تعلیم یافتہ عیسائی کا قبول اسلام

ایک تعلیمیافتہ عیسائی کے قبول اسلام کے متعلق مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ وہ انجینرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ۳ شلنگ روزانہ پر ملازم تھا۔ اور قریبًا تین ماہ سے زیر تبلیغ تھا۔ اسے بہت سی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ آخر گذشتہ ماہ اس نے احمدیت قبول کرلی۔ اور نہ صرف یہ بلکہ مولوی صاحب کی تحریک پر اپنے مستقل کام سے استعفیٰ دیکر اب ۲ پونڈ ماہوار پر مدرسہ احمدیہ بو میں ٹیچری کا کام کرنے لگا ہے۔ اور ساتھ ساتھ عربی کی تعلیم بھی حاصل کر رہا ہے۔ وہ چونکہ ابھی نوجوان ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر اس نے سلسلہ تعلیم جاری رکھا۔ تو بہت کچھ سیکھ جائیگا۔

بو میں سکول کی عمارت بنانے کی تجویز

قصبہ بو جس کا مولوی صاحب موصوف کی تحریروں میں اکثر ذکر آتا رہتا ہے۔ ایک ایسا قصبہ ہے۔ جو روز بروز زیادہ اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور اس علاقہ کا مرکز بن رہا ہے۔ بعض سمجھدار اور تجربہ کار اصحاب کے مشورہ سے مولوی صاحب موصوف کا ارادہ ہے۔ کہ یہاں کا احمدیہ مرکز باقی تمام مراکز سے زیادہ مضبوط ہو۔ اور یہاں کا سکول دیگر سکولوں سے سینئر اور اعلیٰ ہو۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ یہاں پانچ عیسائی مشنوں کے مرکز پہلے سے موجود ہیں۔ اور دو اور نئے عیسائی مشن قائم ہو رہے ہیں۔ پہلے مشنوں میں سے دو اپنے کالج بھی یہاں کھولنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ یہاں احمدیت کے مرکز کو جس کا زیادہ تر مقابلہ عیسائیت سے ہے۔ بہت زیادہ مضبوط کیا جائے۔ کہ اس کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز وسیع اور شاندار عمارت ہے۔ چونکہ آج کل عمارتی سامان میسّر نہیں آتا۔ اُدھر عمارت کا بننا ضروری ہے۔ اس لئے مولوی صاحب نے ایک انگریز کے دو بڑے بڑے مکان دو سو پونڈ میں اس لئے خرید لئے کہ ان کے سامان سے اپنے سکول اور مشن کے لئے دو عمارتیں تیار کی جاسکیں۔ ان مکانوں کو اس احتیاط سے گرانا کہ سامان کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو۔ نہایت محنت کا کام تھا۔ جو چودھری محمد احسان الٰہی صاحب کے سپرد کیا گیا۔ تاکہ وہ باؤ ماہوں کے احمدی احباب کی امداد سے ایک دو ہفتہ کے اندر اندر مکان گرا کر ان کا سامان بو پہنچانے کے لئے تیار کر دیں۔ چودھری صاحب موصوف اور ان کے مقامی مددگاروں نے بڑی محنت سے ایک ہفتہ کے اندر تمام کام ختم کر دیا۔ جس کے دوران میں ان کو اور بعض دیگر احمدی نوجوانوں کو چوٹیں بھی آئیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اور بو کے ایک مخلص احمدی مسٹر علی روجرز صاحب ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام لوہے اور لکڑی کا سامان بو لے آئے۔ اور اب بارشیں ختم ہونے پر عمارت شروع کر دی جائیگی۔

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ دو سو پونڈ کی رقم میں سے ایک سو پونڈ سیدی و مولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تحریک جدید سے عنایت فرمائی۔ اور باقی سو پونڈ سیرالیون مشن کا الاؤنس اور لوکل جماعت اور یہاں کے بعض مسلمان چیفوں اور چند ایک بیرونی جماعتوں کے امدادی چندوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں ۲ لم پونڈ ملک عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل نیروبی اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج شرقی افریقہ نے وہاں کی جماعتوں سے جمع کرکے روانہ کئے۔ نیز مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ نے بھی اس ضمن نیز مسجد احمدیہ بو کی عمارت کے لئے معقول رقمیں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

احمدیہ سکول بو

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

کچھ عرصہ سے یہاں بو میں بھی ایک عارضی طور پر سکول کھولا گیا تھا۔ جو گو ابھی تک تجربہ ہی ایک عارضی عمارت میں چل رہا ہے۔ گو کام کی کثرت کی وجہ سے ابھی ارادہ نہیں تھا کہ اس سکول کو باقاعدہ طور پر منظم کر کے اس میں گورنمنٹ کے قانون کے ماتحت کام شروع کیا جائے۔ مگر ضلع بو کے تمام علاقہ کے اکثر سمجھدار لوگوں کا اس میں دلچسپی لینا اور لڑکوں کی تعداد کے غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جانے نے مجبور کر دیا ہے۔ کہ نہ صرف اسکو باقاعدہ گورنمنٹ سٹینڈرڈ کے مطابق منظم کیا جائے۔ بلکہ ایک عالیشان عمارت بنوا کر اس سکول کو تمام سیرالیون کے احمدیہ سکولوں کے لئے مرکزی تعلیم گاہ بنا دیا جائے۔ اگر خدا نے چاہا۔ تو اس سال کے آخر تک بلڈنگ تیار ہو جائے گی۔ اس وقت اس سکول میں اسّی طالب علم ہیں۔ اور تین ٹیچر پڑھاتے ہیں۔ میرے مشورے کے ماتحت مکرم چودھری صاحب نے گورنمنٹ سے پاس کروانے کے لئے اس بلڈنگ کے جملہ نقشے وغیرہ بنا کر مجھے دے دیئے ہیں۔

تراجم قرآن کریم کے لئے چندہ

ان امور کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی فرمودہ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے سات زبانوں میں ترجمہ کرنے کی سکیم اخبار میں پڑھ کر یہاں کی جملہ جماعتوں میں اس سکیم میں شامل ہونے کے لئے ایک سرکلر کے ذریعے تحریک کی گئی۔ اور جس پر اب تک کئی افراد نے وعدے کئے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ اب تک ڈیڑھ سو روپے سے زیادہ جمع ہو چکا ہے۔ وعدوں کی پوری رقم جمع ہونے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں حصہ لینے والوں کی قربانی قبول فرمائے۔

بھوماں وڈالہ میں تبلیغی جلسہ

موضع بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر میں ایک تبلیغی جلسہ ۷ رجولائی ۱۹۴۵ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر شروع ہوکر ۸ رجولائی ۱۹۴۵ء بروز اتوار بعد دوپہر ختم ہوگا۔ گردونواح کے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ شریک جلسہ ہوکر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ بھوماں وڈالہ ریلوے اسٹیشن کوٹلہ گجراں سے بطرف مشرق ۱½ میل ہے۔ اور مجیٹھہ سے جو سڑک ڈیرہ بابا نانک کو جاتی ہے۔ تین میل بطرف شمال سڑک کے کنارے پر ہے۔ خاکسار محمد ابراہیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر

حضرت مسیح ناصریؑ کو ماننے والوں کی تعداد

جب قومیں سیاسیات کی طرف جھک جاتی ہیں۔ تو ان میں سے بہت کم ایسی ہوتی ہیں جو اپنے مذہبی احکام کی پابند رہتی ہیں۔ یہی حالت عیسائی قوم کی ہوئی اس نے جب دیکھا کہ سیاسی طاقت بڑھانے کے لئے کثرت کی ضرورت ہے۔ تو ان اصول کو جو حضرت مسیح ناصری نے اپنی تبلیغ کے دائرہ کے متعلق قائم کئے تھے۔ نظر انداز کرکے تمام اقوام کو اپنے اندر شامل کرنا شروع کر دیا۔ ورنہ حضرت مسیح نے تو اپنی تبلیغ کا دائرہ تو صاف الفاظ میں اس طرح مقرر فرما دیا تھا کہ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی ۱۵/۲۴)

چنانچہ جب آپ نے اپنے بارہ حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا تو ان کے متعلق آتا ہے "ان بارہ کو یسوع نے بھیجا۔ اور حکم دیکر کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی بھیڑوں کے پاس جانا" (متی ۱۰/۵)

مندرجہ بالا حوالے حضرت مسیحؑ کی تبلیغ کے حلقہ کو ظاہر کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مکاشفہ کی کتاب نے بھی اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ حضرت مسیحؑ اور آپ کے حواریوں کی تبلیغ کا نتیجہ کیا نکلا۔ چنانچہ مکاشفہ باب سات میں لکھا ہے "جن پر مہر کی گئی میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی" اور اس کی تفصیل حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔

۵/۷	یہودا کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی			
	روبین	"	"	"
	گاد	"	"	"
۶/۷	آشیر	"	"	"
	نفتالی	"	"	"
	منسّیہ	"	"	"
۷/۷	شمعون	"	"	"
	لیوی	"	"	"
	اشکار	"	"	"
۸/۷	زبولون	"	"	"
	یوسف	"	"	"
	بنیامین	"	"	"

پھر مکاشفہ ۱۴/۱ میں اس پر مزید روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برّہ (مسیح) صیہون کے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اسکے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر اس کا اور اسکے باپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص کے سوا جو دنیا میں سے خرید لئے گئے تھے کوئی اس گیت کو نہ سیکھ سکا...... یہ وہ ہیں جو برّے کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔ ان کے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا تھا۔ وہ بے عیب ہیں"

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ کا دائرہ تبلیغ صرف بنی اسرائیل تک تھا۔ آپ نے اپنے شاگردوں کو بھی بنی اسرائیل کی طرف ہی بھیجا۔ اور مکاشفہ نے تو تبلیغ کا نتیجہ بھی صاف بتا دیا۔ کیا پادری صاحبان خلق خدا کو یہ پیغام سنائیں گے کہ حضرت مسیحؑ کا دائرہ تبلیغ صرف بنی اسرائیل تک ہے۔ اور لوگ اپنی نجات کے لئے اب کسی اور دروازہ پر دستک دیں اور وہ دروازہ وہی ہے جس پر لکھا ہے کہ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ یعنی وہ دروازہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ※

ایک مخلص احمدی کی عہدہ میں ترقی

یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائے گی کہ جماعت بمبئی کے ایک مخلص فرد شیخ نواب الدین صاحب ۱۹۴۰ء میں ایک کلرک کی حیثیت سے بمبئی میں تبدیل ہو کر آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کیپٹن کے عہدہ پر اس ہفتہ میں ترقی دی ہے۔ اپنے اس معزز بھائی کے اعزاز میں ۲۴ر جون بروز اتوار شیخ محمد شفیع صاحب لودھیانوی نے اپنے مکان واقع حبیب سرکل میں ایک شاندار ٹی پارٹی دی جس میں جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امیر جماعت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ بمبئی اور جناب فیض الحق خان صاحب (سی۔ جی۔ او) کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی مدعو تھے۔ اس موقع پر میزبان نے اپنے محترم مہمان کی خدمت میں ان کے بمبئی میں پانچ سالہ دوران ملازمت میں کلیدی رو بیہ ماہوار کے ایک معمولی کلرک سے تدریج صوبیدار، صوبیدار میجر لفٹیننٹ اور اس ہفتہ میں کیپٹن کے اعلیٰ عہدہ پر ترقی یاب ہونے اور تنخواہ میں دس گیارہ گنا اضافہ ہو جانے پر نہایت پر جوش اور مخلصانہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے تفصیلاً بیان کیا۔ کہ کس طرح ہمارے اس بھائی نے اپنے فرائض منصبی کما حقہ دیانت داری۔ کامل محنت پورے غور و فکر سے بجا لانے اور اعلیٰ کارکردگی سے افسران بالا کی خوشنودی حاصل کرکے اس قدر سرعت سے ترقی حاصل کی ہے۔ آپ کا سلسلہ کے ساتھ اخلاص فدایانہ محبت۔ سادہ مزاجی اور ایک نافع الناس وجود ہونے کا واضح طریق پر اظہار کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائے اور سلسلہ کی بیش از بیش خدمات کی توفیق دے۔ بعض اور احباب نے بھی تقاریر کیں۔ آخر میں شیخ نواب الدین صاحب نے محترم میزبان اور دیگر برادران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی ان ترقیات کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل

اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں اور اس ۔ طاقت سے سچی عقیدت اور تعلق کا باعث قرار دیتے ہوئے اس کی تفاصیل احباب کو سنائیں۔ دعا پر مجلس ختم ہوئی۔

خاکسار:۔ محمد رفیق از بمبئی

باورچی کی ضرورت

نظارت ہذا کو ایک احمدی دوست کے لئے باورچی کی ضرورت ہے۔ جو دیسی اور انگریزی کھانے پکا سکتا ہو۔ تنخواہ ماہوار ۲۵/- روپے سے ۳۰/- روپے تک علاوہ کھانے کے ہوگی کام اچھا ثابت ہونے پر اس سے زائد بھی دیجائے گی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بیوی بچے ساتھ نہیں رکھ سکے گا۔ خواہشمند احباب ۲۰/۷ سے قبل اطلاع دیں۔ ملازمت مستقل ہوگی

(ناظر امور عامہ)

نمبر خریداری کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیویارک یکم جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے جاپان کے لوگوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ شمال کی طرف سے جاپان خاص پر فوری حملہ کا امکان ہے۔ ۹۰ جنگی جہازوں پر مشتمل ایک مضبوط امریکن بحری بیڑہ جاپان کے شمال میں فوجیں اتارنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ اور صرف موقع کا منتظر ہے۔

سری نگر یکم جولائی۔ سر بی۔ این راؤ وزیر اعظم جموں و کشمیر مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ مہاراجہ کشمیر نے پنڈت رام چندر کاک کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔

پیرس۔ یکم جولائی۔ جرمنی کے چار ٹکڑے کر کے اس پر چاروں طاقتوں کے علیٰحدہ علیحدہ قبضے کے متعلق آخری فیصلے ہونے لگے ہیں۔ روس برطانیہ امریکہ اور فرانس میں تمام امور پر سمجھوتہ ہو گیا۔

شملہ یکم جولائی۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ لیگ ورکنگ کمیٹی کی ایک فوری میٹنگ شملہ میں ۶ر جولائی جمعہ کے دن منعقد ہو گی۔

شملہ یکم جولائی۔ مولانا آزاد صدر کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۳ر جولائی کو ۲ بجے دوپہر شملہ میں منعقد ہو گی۔

شملہ یکم جولائی۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اگرچہ ویول سکیم عارضی انتظام کا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن اگر اس سکیم پر مناسب طریقہ سے عمل ہو۔ تو اس سے آزادی کا دروازہ کھل جائے گا۔

لاہور یکم جولائی۔ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی گوجرانوالہ سازش کیس کے سلسلہ میں حکومت ملزموں کی برأت کے خلاف عدالت عالیہ میں نگرانی دائر کرے گی۔

استنبول یکم جولائی۔ روس نے ترکیہ سے ایک معاہدہ کا مطالبہ پیش کیا ہے۔ اس کے بارہ میں پریس کی رائے کے مطابق حکومت ترکی کا رویہ یہ ہو گا۔ ترک ۱۹ اگست کے برطانوی روسی میثاق کی یاددہانی کرائیں گے۔ روس کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ آبنائے دانیال کے کنٹرول کے متعلق معاہدات میں ترمیم کی جائے۔ اور روس کو کارز اور دشان کے اضلاع واپس دیئے جائیں گے۔ ۱۹۴۱ء میں برطانیہ اور روس دونوں نے ترکیہ کو یقین دلایا تھا۔ کہ ابناؤں کے بارہ میں وہ ترکیہ سے کسی رعایت کے خواہاں نہیں۔ نیز اس معاہدہ کے رو سے ہر دو ممالک نے ترکیہ کو یقین دلایا۔ وہ اس کے علاقہ کی حفاظت کریں گے۔

لنڈن۔ یکم جولائی۔ جاپانی ریڈیو کے بیان کے مطابق آزاد ہندوستانی تحریک کے لیڈر مسٹر سبھاش چندر بوس نے اپیل کی ہے۔ کہ ویول سکیم کی منظم مخالفت کی جائے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے اپنی یہ اپیل سنگاپور ریڈیو سے نشر کی۔ جس میں انہوں نے کہا۔ ہندوستان میں مقیم میرے انقلاب پسند ساتھیو۔ اس امر کی حتی المقدور کوشش کرو۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی ویول تجاویز کو منظور نہ کر سکے۔ مزید کہا۔ کہ سارے ملک میں تخریبی مہم شروع کر دینی چاہیئے۔

لنڈن یکم جولائی۔ فرانس کے وزیر داخلہ نے الجیریا ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ الجیریا میں حال ہی میں جو شدید فسادات ہوئے ان میں پچاس ہزار مسلمانوں نے حصہ لیا۔ آپ نے کہا۔ ان فسادات میں ایک ہزار دو سو اور ڈیڑھ ہزار کے درمیان مسلمان مارے گئے۔ ایم ٹیسٹر کو حکومت فرانس نے ان حادثات کی تحقیق کے لئے الجیریا بھیجا تھا۔ آپ نے کہا یہ فسادات مئی میں شروع ہوئے۔ اور بتدریج بڑھتے گئے۔ ان فسادات میں دو ہزار چار سو اشخاص گرفتار کئے گئے۔ ان میں سے اب تک دو سو سے زائد ماخوذین پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور ۱۶۰ مجرم قرار دیئے گئے۔ ۲۸ کو موت کی سزا دی گئی۔ لیکن انہیں اپیل کرنے کی اجازت بھی دی گئی۔

لنڈن یکم جولائی۔ ایک نامہ نگار نے جنگ کی صورت میں نئے چارٹر کے نفاذ کے متعلق مندرجہ ذیل رائے پیش کی ہے۔ فریقین کو موقع دیا جائیگا۔ کہ وہ پرامن ذرائع سے حفاظت کی کوشش کریں۔ اسی وقفہ میں مجلس امن متنازعہ فیہ مسئلہ کی تفتیش کرے گی۔ ہر حکومت کو اختیار ہو گا کہ وہ خطرات امن کے بارہ میں کونسل کو اپنی رائے سے مطلع کرے۔ اگر پرامن تدابیر ناکام رہیں۔ تو کونسل فوجی طاقت بھی استعمال کر سکتی ہے۔

شملہ یکم جولائی۔ برما کے ہندوستانی ایوان تجارت کے نمائندوں کے ایک وفد نے گورنر برما سے ملاقات کی۔ آپ نے بعد جنگ برما میں رہنے والے ہندوستانیوں کی پوزیشن تعمیر جدید کی سکیموں اور برما کے قرطاس ابیض میں لائے گئے دیگر مسائل پر اس وفد سے بات چیت کی۔

لنڈن یکم جولائی۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جاپان اپنے بہت سے کارخانے منچوریا میں منتقل کر رہا ہے۔ تاکہ جاپان خاص پر بمباریوں سے انہیں نقصان نہ پہنچ سکے۔ بحرالکاہل میں جنگ کی نئی صورت حالات کے باعث منچوریا۔ چین اور دیگر ایشیائی سرزمین کے علاقے جاپان کی جنگی طاقت کے اہم عناصر بن گئے ہیں۔ منچوریا جاپان کا سب سے اہم فوجی اڈہ ہے۔

لنڈن یکم جولائی۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ فرانس کے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ تعلقات نہایت خراب ہو گئے ہیں۔ اس کا بیان ہے۔ کہ یہ جھگڑا جرمنی کے اس سونے کی تقسیم کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ جو اس وقت فرانس کے پاس ہے۔

لنڈن یکم جولائی۔ بعض سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شام و لبنان کے اڈوں پر تینوں حکومتوں کے مشترکہ قبضہ کی تجویزیں کی گئی ہیں۔ لیکن امریکہ نے شام و لبنان میں فوج بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔

استنبول یکم جولائی۔ روس کے اس مطالبہ سے بڑی تشویش پھیل رہی ہے۔ کہ ترکیہ میں ٹھوس بنیادوں پر جمہوریت قائم ہونی چاہیئے۔ روس کی تجویز یہ ہے۔ کہ صوبہ قرس ترکیہ سے لے لیا جائے۔ اور حلب (شام) کا ضلع ترکیہ سے ملا دیا جائے۔

لنڈن یکم جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت جاپان نے ہند چینی کو زیادہ آزادی دینے کے سلسلہ میں فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ صوبہ کمبوڈیہ کے نظم و نسق کی مشینری وہاں کے اصلی باشندوں کے حوالے کر دی جائے۔

شملہ یکم جولائی۔ کانگرس اور لیگ کی ورکنگ کمیٹیوں کے ممبروں کی اقامت کے لئے حکومت نے انتظامات کر دیئے ہیں۔ دو بنگلے حاصل کر لئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہوٹل کے چند کمرے بھی لے لئے گئے ہیں۔

لاہور۔ یکم جولائی۔ پنجاب مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی میں شملہ کانفرنس کے سلسلہ میں مفاہمت کے لئے جو بات چیت شروع ہوئی تھی۔ وہ کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئی ہے۔

شملہ یکم جولائی۔ آج مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک گھنٹہ گاندھی جی سے گفتگو کی۔ پنڈت نہرو آج صبح شملہ پہنچے ہجوم نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ جو لوگ اس موقع پر جمع تھے۔ ان میں پنڈت نہرو نے تقریر کی۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا کانگرس یہ شرط پیش کرے گی۔ کہ جب تک تمام نظربندوں کو رہا نہ کر دیا جائے۔ وہ نئے نظام حکومت میں حصہ نہ لے گی۔ تو انہوں نے کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا آزاد ان قیدیوں کے متعلق پہلے ہی کچھ کہہ چکے ہیں۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ جب تک سیاسی قیدی قید میں ہوں۔ کانگرس کوئی قدم اٹھا نہیں سکتی۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ بعض قیدیوں کے متعلق تحقیقات کی ضرورت ہو۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ نئے نظام میں ایگزیکٹو کے ممبر بننا منظور کر لیں گے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اس سوال کے جواب میں بہت غور و فکر کی ضرورت ہے۔ میں کانگرس کے فیصلہ پر عمل کروں گا۔ مگر آخری فیصلہ اس وقت ہو گا۔ جب موقع کے وقت میں اپنے دل سے پوچھوں گا۔ کہ وہ کیا کہتا ہے۔

شملہ یکم جولائی۔ کانگرس پریذیڈنٹ مولانا آزاد کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے وائسرائے سے کہا ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ سنٹرل اسمبلی اور صوبوں میں جنرل انتخابات کرانا چاہے۔ تو کانگرس اس کے لئے تیار ہے۔ اسے یقین ہے۔ کہ مسلم عوام کانگرس کی پوزیشن کو سمجھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہیں۔

شملہ یکم جولائی۔ سیاسی مبصرین کی رائے ہے۔ کہ اگرچہ کانگرس اور مسلم لیگ میں مفاہمت کی بات چیت ناکام رہی ہے۔ یہ بات ناممکن نہیں ہے۔ کہ دیگر تمام پارٹیاں ایگزیکٹو کونسل کے لئے متفقہ نامزدگیاں کر دیں۔ چنانچہ مختلف پارٹیوں کے سیاسی حلقے امیدواروں کے نام پر غور کر رہے ہیں۔

قاہرہ یکم جولائی۔ مصر برطانیہ پر سوڈان کی سیاسی پوزیشن پر از سر نو غور کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔ مصری گورنمنٹ زور دے رہی ہے۔ کہ وہاں انگریزوں اور مصریوں کی مشترکہ ایڈمنسٹریشن ہونی چاہیئے۔